جماعت نہم　　　　　　　　　　　　سبق۔ ۲۲

ڈپٹی (مولوی) نذیر احمد

ڈپٹی نذیر احمد اُتر پردیش کے شہر بجنور میں ۱۸۳۱ئ پیدا ہوئے۔نذیر احمد کی ابتدائی تعلیم بجنور، دہلی اور مظفر نگر میں ہوئی۔ ۱۸۵۴ئ میں تعلیم سے فارغ ہو کر محکمہ تعلیم میں ملازم ہو گئے۔ملازمت کے دوران اُنہیں قانون کی مختلف انگریزی کتابوں کے اردو میں ترجمہ کرنے کا موقعہ ملا۔انگریز حکومت نے ان کی خدمات کے اعتراف میں انہیں 'شمس العلماء' کا خطاب دیا۔

ڈپٹی نذیر احمد ایک کامیاب ترجمہ نگار، ادیب، مقرر اور اردو ادب کے پہلے ناول نگار ہیں۔ ''مراۃ العروس '' ''بنات النعش'' ''توبتہ النصوح''اور''ابن الوقت'' ان کے اہم ناول ہیں۔ان کے ناول حقیقت پسندی، اخلاقی تربیت اور دلچسپ کرداروں سے بھرپور ہیں۔ان کا لہجہ پُرجوش اور اثر انگیز ہے۔مولوی نذیر کا شمار اردو کے مُستند اساتذہ میں ہوتا ہے۔اُن کا انتقال ۱۹۱۲ئ میں ہوا۔

وقت

ڈپٹی نذیر احمد مضمون ''وقت'' میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں کسی بھی نقصان کو پورا کیا جا سکتا ہے مگر وقت وہ شئ ہے جسے لاکھ کوشش کے باوجود واپس نہیں بلایا جا سکتا۔اگر دنیا بھر کی دولت خرچ کی جائے، انسان کتنا بھی افسوس کرے، کوشش کرے، گذرا ہوا ایک پل بھی واپس نہیں آسکتا۔وقت ریل سے زیادہ تیز، ہوا سے زیادہ اُڑنے والا، بجلی سے زیادہ بھاگنے والا ہے۔انسان کو پتا ہی نہیں چلتا کہ وقت کیسے بیت گیا۔انسان شام کا انتظار کرتے دن کاٹتا ہے اور صبح کے انتظار میں رات گذارتا ہے اسطرح انسان کی عمر ختم ہونے کا پتا نہیں چلتا ہے۔بقولِ شاعر

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

جو وقت بیت جاتا ہے وہ ہمارے اختیار میں نہیں رہتا ہے۔اس لئے انسان کو کسی بھی صورت میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔وقت کا صحیح استعمال کرنے والا کل عالم و فاضل، ڈاکٹر، انجینیر ،فنکار، محترم، اور سائنس دان وغیرہ بن سکتا ہے۔اس میں لیاقت پیدا ہوتی ہے۔وہ طرح طرح کے ہنر اور فن سیکھ کر اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکتا ہے اور اپنے اوصاف کے بلبوتے پر عزت اور شہرت حاصل کر سکتا ہے۔وہ ایک خوشحال زندگی گذار سکتا ہے۔

وقت ضائع کرنے والا محتاج، کاہل، کُند ذہن اور ذلیل و خوار ہو کر رہ جاتا ہے۔ایسا انسان ہمیشہ خسارے میں رہتا ہے۔اس کی زندگی مشکل حالات میں گذرتی ہے۔اسے قدم قدم پر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔اس کے مستقبل کی راہیں تاریک ہو جاتی ہیں۔اسے زندگی بھر اپنی غفلت شعاری کا رونا پڑتا ہے اور زندگی کے ہر دور میں مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس کی جوانی کا دور بھی تباہ ہو جاتا ہے اور بڑھاپا بھی ندامت میں گذرتا ہے۔غرض انسان کی چھوٹی سی بھول اس کی زندگی کو تباہ کر دیتی ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد مضمون کے آخر میں طالب علموں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے بچو! بچپن کا یہ وقت ضائع مت کرو۔اس وقت آپ کو کسی چیز کی فکر نہیں ہے۔اس لئے وقت کی قدر سمجھتے ہوئے اس کا صحیح استعمال کرو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کل تمہیں پچھتانا پڑے گا۔اپنے دل میں یہ خیال مت آنے دو کہ ابھی سیکھنے کا بہت وقت ہے۔کیا پتا کل فرصت ملے یا نہ ملے، تندرستی رہے یا نہ رہے، اس وقت جو سہولتیں آپ کو میسر ہیں کل رہے یا نہ رہے۔جو وقت آپ کو پڑھائی کے لئے مِل رہا ہے اس میں ایک منٹ بھی ضائع نہ کرو۔اعتدال کے ساتھ پڑھائی جاری رکھو اور اپنی صحت کا بھی خیال رکھو۔سونے سے پہلے اس بات پر غور کرو کہ آج میں نے کون سی نئی بات سیکھی۔اگر لگے گا کہ کچھ نیا سیکھا ہے تو سمجھو کہ دن رائیگاں نہیں ہوا اور اگر معلوم پڑے کہ نیا کچھ نہیں سیکھا تو جانو کہ دن ضائع ہوا اور اس نقصان کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔

الفاظ	معنی	جملے
تلافی	نقصان کی بھرپائی	وقت ضائع کرنے کی تلافی کرنا ناممکن ہے۔
تشبیہ دینا	ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند ٹھہرانا	دُلہن کے چہرے کو چاند پر تشبیح دی گئی ہے۔
تاکید	زور ڈالنا	استاد نے بچوں کو سچ پر قائم رہنے کی تاکید کی ہے۔
غبی	کُند ذہن	بیکار بیٹھنے والے غبی بن جاتے ہیں۔
کُسل	سستی	ورزش کرنے سے کُسل دور ہوتی ہے۔
سُراغ	نشان	قاتل کا سراغ لگانے میں پولیس ناکام رہی۔
فکرِ معاش	روزی کی فکر	آج کل کے اکثر نوجوان فکرِ معاش کی وجہ سے پریشانِ حال ہیں۔
صد آفریں	بہت بہت شاباشی	صد آفریں اُن بچوں پر جو بزرگوں کی عزت کرتے ہیں۔!
خواب وخور حرام	فکر میں نیند نہ آنا	جب سے بچے پردیس گئے ہیں ماں پر خواب وخور حرام ہوگیا ہے۔
اعتدال	بیچ کا راستہ	ہر معاملے میں اعتدال سے کام لینا چاہئیے۔
ملول ہونا	رنجیدہ ہونا	دوست سے بچھڑ کر اکرم ملول رہتا ہےَ
طبع آزمائی کرنا	طبیعت کی آزمائش	عامر نے نظم گوئی میں کئی بار طبع آزمائی کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔
دیروزہ	گذشتہ کل	میری طبیعت دیروزہ سے خراب ہے۔
صدہا	سینکڑوں	کشمیر میں صدہا پڑھے لکھے نوجوان بیکار بیٹھے ہیں۔
بےثباتی	قائم نہ رہنا	دنیا کی بے ثباتی سے کون بے خبر ہے؟
خوار	ذلیل	نافرماں اولاد ذلیل وخوار ہوجاتی ہیں۔
مبتلا	گرفتار	آج کل ہر کوئی کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلا نظر آرہا ہے۔
شغل	مصروفیت	ہر کسی کو کوئی نہ کوئی شغل اپنانا چاہئیے۔

ہردلعزیز	سب کا پیارا	خوش اخلاق اور ذہین بچے ہردلعزیز ہوتے ہیں۔
سودمند	فائدہ مند	بچپن کی محنت سودمند ثابت ہوتی ہے۔
فراغت	فرصت	کام سے فراغت پانے کے بعد کچھ دیر آرام کر لینا چاہیئے۔
گاہنا	بُھس اور اناج الگ کرانا	کسان نے اناج کو گاہنے کے بعد گھاس کو الگ کر دیا۔
صرف کرنا	خرچ کرنا	وقت کو صحیح کاموں پر صرف کرنا چاہیئے۔
بار	بوجھ	بارِ گراں اٹھاتے اٹھاتے مزدور کی کمر جُھک گئی ہے۔
کسب	پیشہ۔حاصل کرنا	تم نے کون سا کسبِ کمال کر دکھایا ہے کہ تم اتنا اِتراتے ہو؟
مذکور	جس کا ذکر کیا گیا	شخصِ مذکور میرا سوتیلا بھائی ہے۔
حواس	ہوش	ہمیشہ اپنے ہوش وحواس قائم رکھنے چاہیئے۔
عہدہ برآنا	ذمے داری پوری کرنا	ہمیں ہر ذمہ داری سے عہدہ برآنا چاہیئے۔
رائیگاں	ضائع	وقت فضول کاموں میں رائیگاں نہیں کرنا چاہیئے۔
لازم	ضروری	والدین کی خدمت کرنا ہم پر لازم ہے۔

جوابات:۔

نمبر ا۔ دنیا میں وقت کی تلافی اس لئے ممکن نہیں کیونکہ لاکھ کوشش کے باوجود بھی وقت لوٹ کر نہیں آتا۔ انسان اگر لاکھ کوشش بھی کرے، دنیا کی دولت خرچ کرے۔ وقت کا ایک لمحہ بھی واپس نہیں لا سکتے۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت گزرے ہوئے وقت کو واپس نہیں لاسکتی۔ دنیا میں کسی بھی نقصان کو پورا کیا جا سکتا ہے مگر وقت کے ضائع ہونے کی بھرپائی ممکن نہیں۔

نمبر ۲۔ وقت ضائع کرنے سے انسان ہر صورت خسارے میں رہتا ہے۔ جو انسان وقت کی قدر نہیں کرتا ہے۔ اس کو زندگی کے ہر قدم پر پچھتانا پڑتا ہے۔ اس کے مستقبل کی راہیں تاریک ہو جاتی ہیں۔ زندگی میں اس کو ناکامی کا مُنہ دیکھنا پڑتا ہے۔ عزت کی دولت سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔۔ زندگی کے ہر قدم پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وقت ضائع کرنے والا انسان کاہل، محتاج، کند ذہن اور ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔

نمبر ۳۔ وقت کے صحیح استعمال سے انسان میں بے شمار خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو انسان وقت کا پابند رہتا ہے۔ وہ خوشحال اور عزت کی زندگی جی سکتا ہے۔ علم حاصل کر کے وہ عالم و فاضل بن سکتا ہے۔ ہر دل میں وہ اپنی جگہ بناتا ہے۔ وہ طرح طرح کے فن سیکھ کر اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکتا ہے۔ وہ اپنی لیاقت سے شہرت حاصل کر سکتا ہے۔ طرح طرح کی خوبیوں اور بھلائیوں سے اپنے آپ کو آراستہ کر سکتا ہے۔

مرکزی خیال۔

زندگی میں کامیابی کا دارومدار وقت کے صحیح استعمال پر ہے۔ کامیابی وقت کی قدر و قیمت کرنے والے کے قدم زندگی کے ہر موڑ پر چوم لیتی ہے۔